صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز جمعة المبارک مورخہ 10 اپریل 2015ء

(بمطابق 20 جمادی الثانی 1436ہجری)

جلد 15 شمارہ 35

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ	1517
2۔نشانزدہ سوال اوراس کا جواب	1518
3۔غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات	1521
4۔مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2015ء کا زیر غور لایا جانا	1524
5۔مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2015ء کا پاس کیا جانا	1525
6۔مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015ء کا زیر غور لایا جانا	1525
7۔مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015ء کا پاس کیا جانا	1525
8۔توجہ دلاؤ نوٹس	1526
9۔اراکین کی رخصت	1530

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 10 اپریل 2015 بمطابق 20 جمادی الثانی 1436 ہجری تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرۡجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُواْ بِٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَٱطۡمَأَنُّواْ بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمۡ عَنۡ ءَايَـٰتِنَا غَـٰفِلُونَo أُوْلَـٰٓئِكَ مَأۡوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ بِمَا كَانُواْ يَكۡسِبُونَo إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ يَہۡدِيهِمۡ رَبُّهُم بِإِيمَـٰنِہِمۡ‌ۖ تَجۡرِى مِن تَحۡتِہِمُ ٱلۡأَنۡهَـٰرُ فِى جَنَّـٰتِ ٱلنَّعِيمِo دَعۡوَىٰهُمۡ فِيهَا سُبۡحَـٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيهَا سَلَـٰمٌ‌ۚ وَءَاخِرُ دَعۡوَىٰهُمۡ أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَo

(ترجمہ): جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ (جب وہ) ان میں (ان نعمتوں کو دیکھوں گے تو بے ساختہ) کہیں گے سبحان اللہ۔ اور آپس میں ان کی دعا سلامٌ علیکم ہو گی اور ان کا آخری قول یہ (ہوگا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوال اوراس کا جواب

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 2340: جناب عبدالکریم صاحب، Lapsed۔ 2341 جناب عبدالکریم صاحب، Lapsed۔ 2342، نوابزادہ ولی محمد، Lapsed۔ جناب افتخار مشوانی، 2344، Lapsed۔ 2345جناب افتخار علی مشوانی،Lapsed۔2347، محترمہ رقیہ حنا۔

* 2347 _ محترمہ رقیہ حنا: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میںSolid Waste Plant موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ پلانٹ کی تعمیر کب ہوئی تھی،اس کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا;

(2) آیا مذکورہ پلانٹ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور وہ چالو حالت میں ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: (الف) یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں Solid Waste Plant موجود ہے۔

(ب) یہ کافی پرانا منصوبہ ہے، اس منصوبے کے معاہدے کے مطابق نصف رقم صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے 2 کروڑ 30 لاکھ اور نصف رقم 2 کروڑ 30 لاکھ پاکستان سٹیٹ آئل نے مہیا کرنا تھی۔ صوبائی حکومت نے اپنے حصے کی رقم مہیا کر دی ہے اور جس کے مطابق موقع پر کام موجود ہے۔ جبکہ پی ایس او نے معاہدے کی خلاف ورزی کر کے نصف رقم ادا نہیں کی ہے۔ منصوبہ ہذا کو عوامی مفاد کے استعمال میں لانے کیلئے متعلقہ ایم سی ایبٹ آباد نے مختلف آپشنز پر کام شروع کیا ہے جس میں نجی شعبے کی شمولیت کیلئے تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ اس حوالے سے صوبائی حکومت نے ایم سی ایبٹ آباد کو واضح احکامات دیئے ہیں کہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر مجوزہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمپنی کے فیصلے کے مطابق مذکورہ تجاویز کو عملی جامہ پہنائے تاکہ مجوزہ منصوبے سے علاقے کے عوام جلد از جلد مستفید ہو سکیں۔

محترمہ رقیہ حنا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ آیایہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میںSolid Waste Plant موجود ہے;اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ پلانٹ کی تعمیر کب ہوئی تھی، اس کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؛ (2) آیا مذکورہ پلانٹ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور وہ چالو حالت میں ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ کافی پرانا منصوبہ ہے، اس منصوبے کے معاہدے کے مطابق نصف رقم صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے 2 کروڑ 30 لاکھ اور نصف رقم 2 کروڑ 30 لاکھ پاکستان سٹیٹ آئل نے مہیا کرنا تھی، صوبائی حکومت نے اپنے حصے کی رقم مہیا کر دی ہے اور جس کے مطابق موقع پر کام موجود ہے، جبکہ پی ایس او نے معاہدے کی خلاف ورزی کر کے نصف رقم ادا نہیں کی ہے، منصوبہ ہذا کو عوامی مفاد کے استعمال میں لانے کیلئے متعلقہ ایم سی ایبٹ آباد نے مختلف آپشنز پر کام شروع کیا ہے جس میں نجی شعبے کی شمولیت کیلئے تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ اس حوالے سے صوبائی حکومت نے ایم سی ایبٹ آباد کو واضح احکامات دیئے ہیں کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر مجوزہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمپنی کے فیصلے کے مطابق مذکورہ تجاویز کو عملی جامہ پہنائے تاکہ مجوزہ منصوبے سے علاقے کے عوام جلد از جلد مستفید ہو سکیں۔ جناب سپیکر، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ محکمہ اپنی نااہلی چھپانے کیلئے اس جواب کا سہارا لے رہا ہے اور سارا الزام پی ایس او پر لگا رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری، سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے اس میں؟

<u>محترمہ رقیہ حنا:</u> جی، سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ یہ پلانٹ جو ہے، یہ وہاں موجود ہے اور آج تقریباً چار سال ہو گئے ہیں اس پلانٹ کے لیکن یہ آج تک چلایا نہیں ہے، کیوں؟

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> سر، سپلیمنٹری کوئسچن۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ سر، تقریباً ستمبر 2013 میں میں نے کال اٹینشن جمع کرایا تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آمنہ سردار۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> اسی سلسلے میں اور اس وقت اس کو کوئی اتنی خاص اہمیت نہیں دی گئی، اسی لئے ہم پھر اس کو سوال کے طور پر لے کے آئے۔ جناب سپیکر، پورے شہر کا کچرا ایبٹ آباد جو گیٹ وے آف گلیات یا نادرن ایریاز ہے، جب آپ اس میں انٹر ہونے لگتے ہیں تو شروع سے استقبال کچرے سے ہوتا ہے تو وہ Solid Waste Plant وہاں لگایا گیا لیکن اس کا فائدہ کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ ابھی تک وہ کام ہی نہیں کر

رہاتو ایک خوبصورتی کو متاثر کیا جارہا بلکہ میں یہاں پر مشتاق غنی صاحب سے بھی ریکویسٹ کرونگی، چونکہ ان کا تعلق ایبٹ آباد سے ہے تو اگر وہ بھی اس کو سپورٹ کریں کیونکہ یہ سپورٹ کرنے کی بات ہے اس میں جی، بہت شکریہ، میرا یہی موقف پہنچانا کہ اس کچرے کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان! عنایت اللہ خان!

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ جو سپلیمنٹری کوئسچن میڈم نے کیا ہے، جس میں سوال کیا ہے محترمہ رقیہ حنا صاحبہ نے، اس کا جواب تو ویسے یہاں موجود ہے کہ یہ کیوں آپریشنل نہیں ہوا ہے؟ جواب یہ ہے، یہ پی ایس او کے ساتھ ففٹی ففٹی شیئرنگ کے معاہدے کے اوپر تعمیر ہونا تھا اور جو ہمارے شیئر کے پیسے تھے، وہ ہم نے Provide کئے، پی ایس او نے معاہدے کی خلاف ورزی کی، اس وجہ سے اس پلانٹ کو آپریشنل نہیں کیا جاسکا۔ اب ایک تو ہم ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر، یہ جو پشاور کے اندر ہم نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن سروسز پروگرام اور کمپنی رجسٹر کی ہے، اس طرح ہم ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر بھی وہ آپریشنل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کے زیر انتظام اس کو آپریشنل کیا جاسکے گا اور ہم اس پر اس کے مختلف آپشنز پر غور کر رہے ہیں کہ کیسے اس کو آپریشنل کیا جائے؟ یعنی جو بنیادی وجہ ہے، وہ یہی ہے کہ پی ایس او کے ساتھ معاہدہ تھا کہ ففٹی پرسنٹ پیسے وہ دیں گے، یہ 2 کروڑ 30 لاکھ جو تھے، وہ انہوں نے دینے تھے۔ 2 کروڑ 30 لاکھ ہم نے، ہمارے شیئر کے حصے کے 2 کروڑ 30 لاکھ مل گئے، ان کے نہیں ملے اور میں بالکل، آمنہ سردار صاحبہ کی توجہ ہے اور محترمہ رقیہ حنا صاحبہ کا، ٹھیک ہے کہ ان کا کوئسچن ہے، میں اس کو سنجیدگی سے لے رہا ہوں اور ڈی سی ایبٹ آباد نے بھی میرے ساتھ ایک مہینے پہلے، دو مہینے پہلے اس پر بات کی تھی اور ان کی جو خواہش ہے، وہ کافی Active ڈپٹی کمشنر ہے، اس کو ہم آپریشنل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر انہوں نے پیسے نہیں دیئے تو اس کو ہم کہیں اور سے Cover کرکے اس کو آپریشنل کریں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: پورہ دی، اکتیس کسان دی، یس۔ جی، حوصلہ وکړه کنه۔ محترمہ آمنہ سردار۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ اس میں اگر محکمانہ تحقیقات کا حکم دے دیا جائے، ہم اس کو کمیٹی میں نہیں لے کے جارہے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں آپ سے کہ صرف محکمے کے اندر یہ تحقیقات کا حکم دے دیا

جائے، اس کے اندر بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور کافی حد تک ہوئی ہیں، یہ تو صرف پی ایس او کا مسئلہ نہیں ہے-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: پورہ دی، میں نے کاؤنٹ کر دیا ہے، کورم پورا ہے جی۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، اس میں بے قاعدگیاں ہوئی ہیں محکمے کے اندر، تو ذرا اس کی صرف تحقیقات ہو جائیں تو وہ بہتر ہو جائے گا اور ڈپٹی سپیکر، ڈپٹی کمشنر صاحب سے میری بھی بات ہوئی ہے، اس موضوع پر انہوں نے بڑی تسلی دی ہے لیکن بہر حال-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو وہ کر دیا ہے، تو میرے خیال میں آپ مطمئن ہو جائیں۔

محترمہ آمنہ سردار: تھینک یو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر، میں سپیشل سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اصغر علی شاہ کی قیادت میں انکوائری کمیٹی کا اس اسمبلی کے اندر اعلان کرتا ہوں اور جو ہمارے لوکل گورنمنٹ کے Representatives بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اس کو نوٹ کریں اور سیکرٹری صاحب اس کمیٹی کو Notify کریں، اگر اس کے اندر کوئی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں تو وہ اس کو دیکھیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2340 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 اور سال 15-2014 میں جو نئی آبنوشی سکیمیں منظور ہوئی ہیں، ان کا ایک آپریٹر / چوکیدار اور وال مین ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا ایک آدمی کا 24 گھنٹے کام کرنا قانونی طور پر درست ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مروجہ حکومتی احکامات کے مطابق ہر سکیم پر ایک پوسٹ کی منظوری دی جاتی ہے جبکہ اس سے پہلے ہر سکیم پر تین پوسٹوں کی منظوری دی جاتی تھی، جس میں ایک چوکیدار، پی بی ایس ون، ایک وال مین پی بی ایس ون اور ایک پمپ آپریٹر پی بی ایس چار کی آسامیاں ہوتی تھیں لیکن موجودہ پالیسی کے تحت محکمہ خزانہ سے صرف ایک پوسٹ آپریٹر / چوکیدار، وال مین کی منظوری دی جاتی ہے۔

2341 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیرآبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 اور سال 15-2014 میں ضلع صوابی میں محکمہ میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکیل، گاؤں، تحصیل وحلقہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): (الف) جی ہاں، صرف سال 14-2013 میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) ضلع صوابی میں سال 14-2013 میں کل پانچ افراد بھرتی ہوئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

وقار علی شاہ ولد ضلعدار بی پی ایس ون گاؤں ومحلہ گڑھی چم کنڈہ تحصیل لاہور ضلع صوابی۔ فرحت بی بی زوجہ محمد ہارون بی پی ایس ون گاؤں ومحلہ کریم داد خیل ڈاکخانہ یار حسین تحصیل لاہور ضلع صوابی۔ نوید اختر ولد تاج بہادر بی پی ایس ون گاؤں ڈاگئی گدون تحصیل ٹوپی ضلع صوابی۔ شمس الرحمان ولد منظور احمد بی پی ایس ون گاؤں جھنڈا تحصیل و ضلع صوابی۔ حیات محمد ولد گل نواز بی پی ایس ون گاؤں پنجمن تحصیل صوابی ضلع صوابی۔ سال 15-2014 میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

2342 _ نوابزادہ ولی محمد خان: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل بٹگرام میں ویلج کونسلز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ یونین کونسل میں موجود ویلج کونسلز کے مکمل کوائف بمعہ نام، بلاک آبادی اور ترتیب کا طریقہ کار بمعہ نقشہ فراہم کئے جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: (الف) گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق یونین کونسل بٹگرام میں ویلج کونسلز نہیں بلکہ نیبرہوڈ کونسلز موجود ہے۔

(ب) یونین کونسل بٹگرام / وارڈ میں چار نیبرہوڈ کونسل موجود ہیں جن کو پچھلے سال 10 مارچ کو گزٹ کے ذریعے شائع کیا گیا ہے۔

2344 _ جناب افتخار علی مشوانی: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے تخت بھائی پی کے 26 کو 2008 سے تاحال فنڈز مہیا کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں پی کے 26 کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

تعمیراتی کاموں کی لسٹ برائے سال 2008 سے سال 2013 تک

برائے سال 2008-09

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	Nil

برائے سال 2009-10

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	24 لاکھ روپے

برائے سال 2010-11

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	28 لاکھ 74 ہزار روپے

برائے سال 2011-12

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	29 لاکھ روپے

برائے سال 2012-13

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	11 لاکھ روپے

برائے سال 2013-14

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	50 لاکھ روپے

برائے سال 2014-15

نمبر شمار	فنڈ	رقم
1	30% پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	55 لاکھ روپے

2345 _ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے مردان نے ضلع مردان پی کے 26 کیلئے فنڈ مختص کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹی ایم اے مردان نے سال 2008 سے تا حال ضلع مردان کیلئے کتنا فنڈ دیا تھا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: (الف) جی نہیں، ٹی ایم اے مردان نے ضلع مردان پی کے 26 کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا تھا کیونکہ پی کے 26 ٹی ایم اے مردان میں نہیں بلکہ تخت بھائی پر مشتمل ہے۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں تھوڑا ایجنڈے کی اس ترتیب کو تھوڑا چینج کر رہا ہوں تو اس کے بعد میں وہ کرونگا۔ میں آئٹم نمبر 8 اینڈ 9 کو پہلے لیتا ہوں اور آنریبل سپیشل اسسٹنٹ فار انڈسٹریز، یہ لاء منسٹر، پلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 10 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Law Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: میڈم نجمہ شاہین، ایم پی اے، آئٹم نمبر 7۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں پولیو ڈیوٹی کیلئے محکمہ تعلیم کی اساتذہ 'فی میل' کو لگایا جاتا ہے جو کہ دور دراز علاقوں میں بغیر سیکورٹی اور بغیر گاڑی کے جاتی ہیں اور جب کوئی کسی مجبوری یا بارش کی وجہ سے نہ جاسکے تو اس کے خلاف ڈپٹی کمشنر ایف آئی آر درج کرتا ہے۔ کوہاٹ کی 30 استانیوں پر ایف آئی آر کاٹی گئی جس کے خلاف انہوں احتجاج بھی کیا۔ اس صورتحال سے بچوں کی تعلیم بھی متاثر ہو رہی ہے اور ہر استانی اپنی جگہ پر پریشان ہے، جس پر براہ مہربانی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، اساتذہ کا پیشہ ایک معزز پیشہ ہے اور اس کو یوں گلی کوچوں میں بغیر سیکورٹی اور Conveyance کے ایسے علاقوں میں بھیجنا جہاں 'میل' کا جانا بھی خطرناک ہے تو 'فی میل' جو کہ آٹھ دن پہلے ڈیوٹی کر چکی تھی اور دوبارہ کسی وجہ سے نہ جا سکی تو ان کے خلاف ایف آئی آر کا درج کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! سپلیمنٹری، جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، غالباً نجمه شاهین خور چي دا کومه موضوع طرف ته د دغه ایوان توجه اړولي ده، غالباً دا یوه ډیره اهم موضوع ده او ما دي باندي یو تحریک التواء مخکښي راوړے وو خو د بد قسمتئ نه هغه دغه ایوان ته راااو نه رسیدلو۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښي دي خلقو وئیل چي د چنګړی خونه هسي هم بنه وه چي باران وربان دي وشو نو لا خرابه شوله، هسي دغه صوبه کښي چي کوم نظام تعلیم دے یا نظام تعلیم سره چي څه روان دی، هغه دا ټوله دنیا په هغي باندي خبر ده، اګر که مونږ دلته ایوان

کبني دعوي کوؤ چي دا دی او دا دی او دا بهترئ مو راوستلي خو میدان کبني چي کوم خلق عوامو سره کیبنني، عوامو سره ئے واسطه ده، هغوی ته د موجوده نظام تعلیم ډیره ښه پته ده خو جناب سپیکر صاحب، پرائمری سکول کبني دوه استاذان وی، دوه استاذانو کبني به یو استاذ میاشت کبني دري ورځي د پولیو ډیوټی کوی او دري دغه کبني څلور اتواره راغلل، اووه ورځي شولي، د جمعي نیمه چهټی ده او څه به مطلب دے دا نور دغه کیږی، جناب سپیکر صاحب! تقریباً تقریباً دا اتهاره ورځي میاشت کبني استاذ، هغه استاذ چي د هغه زړه کبني درد وی، هغه به اتهاره دن بچو ته تعلیم ورکوی او ډیر سکولونه به داسي وی چي اتهاره دن به نه وی او زما به دا گزارش وی چي که چري استاذ نه زه دا طمع کوم چي هغه ماته مستقبل کبني بچئ نه، بچو ته ښه تعلیم ورکړی نو د هغه استاذ توجه به زه صرف تعلیم باندي مرکوز کوم، هغه به زه صرف تعلیم پوري محدود ساتم۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب! دا خو دي سره Related question نه دے، دا خو به ته چي دے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا جی، دا د زنانؤ خبره ده او زه د نرانو استاذانو او د زنانؤ دواړه خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دوئ چي کومه خبره کړي ده، دوئ خو صرف د دغه خبره کړي ده، دا خو ستاسو دا کوئسچن بدل دے۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، دا خو زه لکه چي کومه خبره کوم، دا د عوامی مفادو خبره ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو هغه تاسو بیا په دغه باندي اووایئ، په پوائنٹ آف آرډر باندي اووایئ پلیز، هغه ستاسو دي سره Related نه دے، هغه به تاله زه درکړم موقع۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، Related هم ده خو چي ته څنګه وائي، زه به هم هغه حکم منم، گنی بالکل هم ایک یو شے خبره ده، د استاذانو خبره ده، د پولیو د ډیوټئ خبره ده، د ایف آئی آر د کټ کولو ایک یو شے دے خو که تاسو

وایئ چي مه وایئ، زه ئے نه وایم۔ مطلب دا دے ، زه به ستاسو د حکم تعمیل کوم۔

جناب سپیکر: نه نه، بِسۡمِ ٱللَّهِ، بالکل خو زه وایم چي دي سره Related question وی۔

مفتی سید جانان: خو جناب سپیکر صاحب، دا ایک یو شان خبره ده۔ زما به دا گزارش وی چي یو سړے پخپله باندي، هغه ځان نه مخکښي شل دیوالونه تاؤ کړي وی او پنځوس پولیس والا ئے اودرولی وی نو هغه به مطلب دے ، دا څنګه استاذ ته وائی چي ته فلانی ځائیے ته لا نړي، ستا خلاف زه ایف آئی آر کټ کوم۔ زما به دا گزارش وی چي دي ته د حکومت یا نوی بهرتیاني وکړی یا که حکومت سره څه متبادل نظام وی، هغه دي وکړی خو استاذان دي نه تنګوی او د استاذانو او د بچو مستقبل دي نه خرابوی، مشکوریم۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): شکریہ جناب سپیکر۔ بڑا Valid point ہے اور اس کے اندر دو باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ بغیر سیکورٹی کے، بغیر گاڑی کے، مطلب دور دراز علاقوں میں جانا اور دوسری بات یہ ہے کہ 'فی میل' اگر کسی مجبوری کے تحت نہ جا سکے تو ایف آئی آر کاٹنا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی لیگل پوزیشن کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو جائے تو ایف آئی آر کاٹی جا سکتی ہے کہ نہیں؟ میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی ایف آئی آر کی گنجائش ہے اور تیسرا پوائنٹ یہ ہے، چونکہ 'فی میل' ٹیچرز ہیں اور سکول کے Hours اگر Disturb ہو جاتے ہیں تو بچوں کو نقصان ہے تو صوبائی حکومت کو میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے متبادل نظام کا سوچنا چاہیئے، اگر فی میل Hire کریں، انکو Pay کریں، انکی سیکورٹی اور Availability کو انشور کریں، اسکے اوپر، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے، آج ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں نہیں، اس سے بات کریں گے اور یہ بالکل Valid point ہے کہ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ سرونٹس کو اگر آپ Force کریں تو اچھا ہے کہ باقی اتنی بے روزگاری ہے، لوگ ویسے بھی Temporary Jobs کیلئے تیار ہوتے ہیں تو Availability ان کو انشور کرنا اور سیکورٹی فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، ہیلتھ منسٹر سے بات کریں گے، اس کو Take up کریں گے اور ان شاء اللہ اس کو Solve کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ عنایت خان اس پہ Comments کرنا چاہتے ہیں، عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): شاہ فرمان خان نے جواب دے دیا ہے اور حکومت کا یہی موقف ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے لگتا ہے کہ اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے اور انہوں نے ایف آئی آر، Absence میں ایف آئی آر نہیں کاٹی جا سکتی، اس کے خلاف ڈسپلنری ایکشن لیا جا سکتا ہے کہ آپ کیوں Absent ہیں؟ اور ڈسپلنری ایکشن کا اپنا پروسیجر ہے، ان کو مطلب شوکاز نوٹس ایشو کیا جا سکتا ہے، وہ سسپنڈ کیا جا سکتا ہے، ان کو نوکری سے برخاست کیا جا سکتا ہے لیکن سر! یہ مسئلہ بڑا Important ہے، مسئلہ اس لئے Important ہے کہ ایک طرف فی میل ٹیچرز ہیں اور ان کے پرابلمز ہیں اور دوسری طرف بچے ہیں اور ان کے Rights ہیں، مجھے اپنے حلقے کے اندر ایسے سکولز معلوم ہیں کہ وہاں فی میل ٹیچرز صرف دستخط کرنے کیلئے جاتی ہیں، اب اگر ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو پوری کمیونٹی کے اندر یہ ہوتا ہے کہ ایک فی میل ٹیچر ہے اور ان کو سیکورٹی نہیں ہے اور وہ کیسے جائے؟ یہ مسئلہ بڑا Important ہے اور میری تجویز یہ ہے، مجھے ایک تجویز یہ دی گئی ہے کہ جو ہمارے دور دراز کے سکولز ہیں، گرلز سکولز ہیں، وہ اگر روڈز نہیں ہیں، Accessibility نہیں ہے تو وہاں اگر میل ٹیچرز، پرائمری میں وہ میل ٹیچرز کہ جو عمر میں زیادہ ہوں، ان کی ڈیوٹیاں لگا دی جائیں تو یہ ایک، لیکن اس پہ ایک ڈسکشن ہو سکتی ہے، اس پہ اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہو کہ یہ مسئلہ، کوئی نو دس ضلعے ہیں، نو دس ایسے Hard areas ہیں، ضلعے ہیں کہ اس کے اندر گرلز کی جو تعلیم ہے، بچیوں کی تعلیم ہے، وہ اس وجہ سے بالکل تباہی کے دھانے پہ ہے کہ وہاں فی میل ٹیچرز نہیں جاتی ہیں ڈیوٹی پہ اور ان کی بھی مجبوریاں ہیں اور نتیجتاً وہاں بچیاں آتی ہیں اور ویسے ہی مطلب ان کی تعلیم جو ہے متاثر ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کیلئے کوئی Collective wisdom سے اسمبلی کا استعمال کیا جائے یا کوئی ایڈجرنمنٹ موشن کوئی ممبر اسمبلی Move کرے اور آپ اس کو ایڈمٹ کریں، اس پہ بحث ہو اور حکومت کو کوئی ایسی تجاویز دی جائیں کہ جن ایریاز کے اندر، جن Hard areas کے اندر یہ پرابلمز ہیں، ان کو کیسے ہینڈل کیا جائے؟ یعنی یہ میں نہیں سمجھتا کہ شہر کے کسی بندے کو اس کا احساس ہو گا لیکن مجھ جیسا بندہ جو Rural areas سے Belong کرتا ہے اور جن کو فی میل سکولوں کی حالت معلوم ہے، وہ سچی بات یہ ہے کہ بڑی Shocking قسم کی Situation ہے کہ وہاں بالکل فی میل ٹیچرز ڈیوٹیوں کیلئے نہیں جاتی ہیں اور بچیاں جو ہیں وہ بغیر تعلیم کے، ہماری اگلی نسلیں جو ہیں، وہ بھی بغیر تعلیم کے، مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی بغیر تعلیم کے رہیں گی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا، یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، میں تھوڑا یہ سامنے رکھتا ہوں: جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 10-04-2015; میڈم نادیہ شیر 10-04-2015; میڈم خاتون بی بی 10-04-2015; جناب انور حیات صاحب، ایم پی اے 10-04-2015; میڈم مہرتاج روغانی 10-04-2015; جناب زرین گل صاحب 10-04-2015; جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 10-04-2015; جناب جمشید خان، ایم پی اے 10-04-2015; جناب صالح محمد خان، ایم پی اے 10-04-2015; جناب ضیاء الرحمن، ایم پی اے 10-04-2015; جناب راجہ فیصل زمان 10-04-2015; جناب عزیزاللہ خان 10-04-2015; بعرض ایوان منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میں نے اپنا ایجنڈا پورا کیا، ابھی آپ کو میں تھوڑا تھوڑا ٹائم دے دونگا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب محمود جان: پوائنٹ آف آرڈر، جی۔

جناب جاوید نسیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، حوصلہ کریں، ایک ایک کرکے، نمبر پہ موقع دیتا ہوں، یار! ایک کو میں موقع دونگا، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میں نمبر پہ، محمود جان! اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ محمود جان! محمود جان! اس کے بعد جاوید نسیم! آپ اور پھر میڈم بس۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سپیکر صاحب، میں نے اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کرلیں، سب کو موقع دیتے ہیں جی، موقع دیتے ہیں آپ کو۔

رسمی کارروائی

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمَانِ الرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړم جی، او د دي هاؤس توجه هم غواړم جی۔ که د دي ځلورو ډیپارټمنټس، دا سیکرټری سی اینډ ډبلیو، د انوائرونمنټ ډی جی صاحب، د انډسټری سیکرټری صاحب او د هغې منسټر، که د ایریګیشن څوک ناست وی نو د هغوی هم توجه غواړم جی۔ متهري ته تاسو هغه بله ورځ

راغلي وئ، زما کلي ته جي، تاسو به کتلي وی چي پير بالا نه واخله تر پټوار کلي پوري په لاره باندي به تاسو ډير زيات ګرد و غبار کتلے وی او دومره ګرد و غبار دے چي هغي کښي په پينځو فټو کښي بيا سړے نه ښکاری روډ باندي جی۔ دغلته کارخاني دی د ماربلو جی، تقريباً څه دو سو نه زياتي کارخاني دی د ماربلو او هغي باندي د انډسټری ډيپارټمنټ والا هيڅ چيک نشته جی۔ د هغي نه چي کوم Raw material، ګند اوځی جی، هغه د ايريګيشن يو Drain دے، د ايريګيشن اراب چي ورته وائی جی، هغي ته دا رالړه کوی جی او مياشت يوه نيمه پس چي هغه ډک شی نو هغوی هغه Drain صفا کولو د پاره هغه ملبه رااوچته کړی او د سړک په ژئی باندي ئے واچوی نو هغه بيا د ګرد و غبار په شکل کښي دغه کيږی۔ نو سی اينډ ډبليو والا هم، دا روډ د سی اينډ ډبليو والا دے جی، اوس تقريباً کال مخکښي جوړ شوے دے نو هغوی پري هم څه توجه نه ورکوی چي تپوس ئے وکړی چي دا ولي کيږی، نو دا روډ به کال پس هم تباه شی جی۔ بل انوائرونمنټ والا دا دغه دے چي هغوی د علاقي ماحوليات صفا کړی جی، دا ګرد و غبار، نو ما څو ځله انوائرونمنټ والا سره هم رابطه وکړه، سی اينډ ډبليو والا سره مي هم وکړه خو څوک هم په دي خبره باندي څه Stand نه اخلی۔ زمونږه اشتياق ارمړ صاحب منسټر دے، هغه ته ما Personally request وکړو چي انوائرونمنټ والا رااوليږه او دي خبره کښي څه مخکښي شه، بيګاه هم د دغه ګرد و غبار په وجه باندي يو ايکسيډنټ وشو او يو ماشومه پکښي الله دي اوبخښی مړه شوه او دا مسئلي که داسي وی نو روزانه به دلته ايکسيډنټ هم کيږی، دا روډ به هم تباه کيږی جی، نو دا ډيپارټمنټس د څه د پاره دی چي هغه څلور ډيپارټمنټس په يو دغه کښي دی او هغه خپل فرض نشی پوره کولے جی۔

جناب سپیکر: بلکه زه، شاه فرمان! عنايت خان! تاسو پري Response، ځکه چي زه هغه بله ورځ تلےووم، دا خبره محمود جان بالکل ټهيک وکړه، په ورسک روډ چي ځي نو دومره زيات ګرد وی چي تاته مخکښي ګاډے نه ښکاريږی يا تا پسي وروستو څه روان وی۔ زما په خيال باندي د ډيپارټمنټ تاسو پري څوک Comments کوئ، دي باندي Comments ورکړئ، پليز چي دا مسئله، دا ايشو، دا Immediately settle کول غواړی او زما خيال دے، JICA Project

دے او ډیر زیات Lengthy شو او دا ډیر زیات، عنایت خان! او دریړه یو منټ، دا Respond کړئ نو۔

سینئیر وزیر (بلدیات): صحیح ده سر، تھینک یو سر۔ زه خو چي کوم دا څلور ډیپارټمنټس ئے وئیلی دی، د دي سیکرټریانو سره به زه دا مسئله، Consultation به ورسره وکړم او لږ به Further هم دوئ نه بریفنګ واخلم، د محمود جان به لږ چي کله د دي اسمبلئ اجلاس ختم شی، لږ Further به هم د ده نه بریفنګ واخلم، د ده Input به هم پکښي واخلم او د ده نه به هم، لکه د ده تجویز به واخلم چي څنګه دا هینډل کړو، مونږه څه طریقه باندي حل کولے شو او د هغي نه وروستو به لکه د هغوی Representative هم دلته کښي ناست دی خو زه به Personally لکه Contact هم ورسره وکړم۔

جناب سپیکر: اوکے، تھیک۔ میډم! ستا او د جاوید نسیم نمبر دے چي تا مخکښي کړم که هغه؟

محترمه نگہت اورکزئی: سپیکر صاحب، هغوی ته وړومبے موقع ورکړئ۔

جناب سپیکر: جاوید نسیم، جی جی، جاوید نسیم۔

جناب جاوید نسیم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مهربانی سپیکر صاحب۔ ما سره مسئلي ډیري دی خو مونږه ووټ چي څنګه په کومه نظریه اخستے دے نو زه وایم چي چا سره نا انصافی اونشی، ماته د ټولو نه غټه مسئله زما پشاور ستی کښي د څبنکلو د اوبو مسئله ده، زما علاقه کښي ټول هیپاټائټس بی او سی، بل زما لاء اینډ آرډر جی، نه تاسو اووایئ زه به کښینم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جاوید نسیم: بل جی، ماته د لاء اینډ آرډر سیچویشن داسي خراب دے، مخکښي به اغواء کیدو د شلو کالو سړے، د پینځویشت کالو سړے، اوس زما حلقه کښي د یونیم کال ماشوم اغواء شوے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! دا جاوید نسیم دا دغه لږ ته واؤره چي بیا Respond کړئ پلیز۔ چونکه تاسو سره Related دے، تاسو سره Related دے، نه لوکل گورنمنټ سره Related دے۔

جناب جاوید نسیم: ټولو سره Related ، سوالونه ټولو سره دی جی، غم مه کوئ ټول ناست دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، ګوره، Specific, please, be specific

جناب جاوید نسیم: نه جی، دا چي کوم ضروری دی، هم هغه درته وایم جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جاوید نسیم: زما د حلقي نه د یونیم کال ماشوم اغواء شوے دے، نن ئے دولسمه ورځ ده، د چا غوږ پري، څوک پري د ټهس نه مس کیږی نه، ډی ایس پی او ایس ایچ او خو زما فون اوچتوی، هغوی سره خو زه خبره وکړم، بالا چي کوم دی، هغوی فون نه اوچتوی جی او نه راته مسئله Solve کوی او بل د بهتي پرچي چي کوم دی، هغه زما حلقه کښني لسم کور کښني، هر یو لسم کور کښني د بهتي پرچي راځی، پولیس ته چي ورشي نو هغوی وائی چي خپل ځان له سیکورټی اوساتئ او کیمري واخلئ، آیا د سټیټ ذمه واری څه ده، ما د په دي هم پوهه کړی چي د سټیټ ذمه واری څه ده؟ مونږ ووټ خلقو نه په څه اخستے دے، مونږ خپل ووټ اخستے دے په انصاف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان!

جناب جاوید نسیم: بل سر! بل سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یومنټ، یومنټ، په یو ټائم، دا داسي نه ده چي ته په جلسه کښني تقریر کوي، ته یو پوائنټ، په یو پوائنټ خبره وکړه۔

جناب جاوید نسیم: سر جی، دا کومي یوي خبري، سر ماته ټائم نه راکوئ؟ ماته پته ده زه د کالو سر نه لګیا یم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، شاه فرمان خان! پلیز۔

جناب جاوید نسیم: ښه دا بله واؤره جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته پلیز کښینه، داسي خو نه ده کنه ګوره، د اسمبلئ یو Rule وی، د هغي مطابق به چي دے ته یو پوائنټ یو ایجنډا اوچتوي، هله به خبره کوي، په

پوائنټ آف آرډر باندې خو نه کيږي چې ته په اسمبلۍ کښې تقرير شروع کړې۔
جی، شاه فرمان خان!

جناب جاوید نسیم: هغه کوم چې زه را اوړم، د هغې څوک تپوس کوي جی-----

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر، یہ جو پانی کا مسئلہ ہے، اس کے حوالے سے ہم نے ڈبلیو ایس ایس پی کمپنی پشاور ڈویژن اور ہیڈ کوارٹر کیلئے کہ حکومت کو اس کا احساس ہے کہ صاف پانی ایک مسئلہ ہے اور بدقسمتی سے جو پبلک ہیلتھ، یہ تو اب ڈبلیو ایس ایس پی کے اندر آتا ہے، پشاور کا بڑا حصہ لیکن وہ کوالٹی کا کام ہوا نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Digging cost بچانے کیلئے پائپ کو Sanitation کی نالیوں میں سے گزارا گیا ہے، 'سب سٹینڈرڈ' پائپ لگائے گئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ جہاں تک ہیپاٹائٹس بی اور سی کی بات کی ہے، آنریبل ممبر نے کی تو مجھے یہ نہیں پتہ کہ وہ پانی کے ساتھ کس طرح، کیونکہ ڈاکٹرز کا Opinion کیا ہے کہ بلڈ ٹرانسفیوژن سے یہ اس طرح Communicate ہو جاتا ہے یا پانی سے لیکن بہر حال یہ ایک ایشو ہے، Contaminated water اور اس کے اوپر حکومت اتنی سیریس کہ اس سے بڑا Step کیا ہو سکتا ہے کہ ہم نے ایک کمپنی بنائی ہے اور اس کو ٹاسک دیا ہے اور اس کے اوپر یہ سارا کچھ Waste بھی جو ہے وہ Dispose of ہو اور Condition hygienic ہو جائے۔ جہاں تک لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ہے اور ایک مسئلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح ہے تو کتنے لوگوں کو یہ پرچے ملے ہیں، کتنے نے تھانے تک رجوع کیا ہے، اب تو ایف آئی آر آپ کی آن لائن بھی ہو سکتی ہے، اب تو ایف آئی آر آپ کی ایس ایم ایس کے ذریعے بھی ہو سکتی ہے، تو اگر Verified data ہو تو ہمیں پتہ چل جائے کہ جس نے ایس ایم ایس کے ذریعے، چلو اگر کوئی یہ کہے کہ میں پولیس سٹیشن جاتا ہوں، ایف آئی آر نہیں کاٹی جا سکتی یا نہیں کاٹی جاتی تو اگر ایس ایم ایس کے ذریعے سے بھی ایف آئی آر Available ہے، ای میل کے ذریعے بھی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایف آئی آر کے Data سے پتہ چلے گا کہ کتنے لوگوں کو یہ آیا ہے اور اس کے Accordingly حکومت کی ذمہ داری ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جناب سپیکر! اس کیلئے حکومت ذمہ دار ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، سارا ہاؤس، پورا پاکستان، پورا خیبر پختونخوا جانتا ہے کہ ہمیں سیکورٹی کے بہت زیادہ مسائل ہیں اور ہماری افواج پاکستان، ہماری فورسز جو ہیں اس کے خلاف لڑ بھی رہی ہیں لیکن ہمیں جو سب سے زیادہ، ہمارے عوام کو اور پھر اس کے بعد چونکہ، خاص طور پہ عوام کو اور پھر ہم اسمبلی کے ممبران کو، منسٹرز کو یہ مسئلہ ہے کہ اگر ہم آتے ہیں اور کینٹ کے ایریا میں جب داخل ہوتے ہیں تو ہماری افواج پاکستان ہمارے لئے بہت زیادہ، ہم ان کی قدر کرتے ہیں، ہم ان کیلئے جان تک کیونکہ وہ ہماری سرزمین کیلئے لڑ رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! جو ہمارے آرمی کے جوان کھڑے ہوتے ہیں مختلف (چیک پوسٹوں) پہ جو ایریا ہے جہاں پہ گاڑی کو پاس کرا دیتے ہیں، کرنا چاہتے ہیں لوگ تو ہمیں وہاں پہ اتنی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اپنی مثال دونگی کہ میرا آنا جانا ایڈورڈز کالج کی طرف ہوتا ہے، ایڈورڈز کالج کی طرف سے میں آتی ہوں، آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ اس ہاؤس میں جتنے بھی ہمارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، سارے ہی اس Threats میں ہیں، جناب سپیکر! جب ہم آتے ہیں تو ہمیں پورا ایک ایک گھنٹہ، اس کے باوجود کہ ہم اپنا شناختی کارڈ نمبر بھی بتا دیتے ہیں، ہم اپنا ایم پی اے کارڈ بھی بتا دیتے ہیں، ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ ہم اس معزز ایوان کے نمائندے ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری گاڑی کو سائڈ پہ کر دیا جاتا ہے اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ کسی بھی ایم پی اے کی، آج دو سال کے بعد میرا دل یہ کہہ رہا ہے کہ میں آج وہ بات کروں کہ دو سال میں آج تک کسی ایم پی اے کی گاڑی میں کوئی خود کش نہیں گیا لیکن پولیس کی اور آرمی کی گاڑیوں میں بہت سے لوگ گئے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو دہشتگردی کا نشانہ بنایا ہے، اگر آرمی کی گاڑی جا رہی ہوتی ہے اور اس پہ آرمی کا نمبر ہوتا ہے یا پولیس یونیفارم میں ہوتی ہے، ان کو کچھ نہیں کہا جاتا ہے، ان کو سلوٹ کر کے بھیج دیا جاتا ہے اور ہم عام پاکستانی یا اس ہاؤس کے معزز ممبران کو اس طریقے سے ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے کہ میں نے اس دن کارڈ پھینک دیا، میں نے کہا (تالیاں) کہ اگر میرے ایم پی اے شپ کے کارڈ کی بھی آپ لوگوں کو قدر نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اس ایم پی اے شپ پہ رہنا ہی نہیں چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، Security threats ہر بندے کو اور خاص طور پہ اس صوبائی اسمبلی کے جو ممبران ہیں، انہوں نے بہت زیادہ قربانیاں اپنے لوگوں کیلئے دی ہیں اور اس وقت بہت سے ممبران جو ہیں، وہ سیکورٹی جو ان کی ہونی چاہیئے کیونکہ وہ Threat پہ ہیں اور سی سی پی او جانتے ہوں، آپ جانتے ہیں، سی ایم جانتے ہیں اور اس کے علاوہ آئی جی صاحب جانتے ہیں، میں کسی اور کی بات نہیں کرونگی کہ میں کتنی زیادہ Threat

پہ ہوں لیکن اس کے باوجود اگر مجھے دو گھنٹے کھڑا کر دیا جائے اور اس کے بعد کہا جائے کہ جی آپ سٹیکر لیں، جناب سپیکر صاحب! میں جب سٹی میں رہتی ہوں تو میں جا کے اپنی گاڑی کا نمبر کنٹونمنٹ بورڈ والوں کو کیوں دوں؟ جناب سپیکر صاحب! بہت سی ایسی باتیں ہیں جو کہ یہاں پہ میں کرنا چاہتی ہوں لیکن کر نہیں سکتی ہوں، میں آپ سے ایک ریکویسٹ کرونگی کہ مہربانی کریں کہ آپ اپنے ایم پی ایز کیلئے کوئی ایسے کارڈز، اگر کنٹونمنٹ کے جو یہاں پہ بریگیڈیئر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یا جنرل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یا جو بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ان کیلئے کوئی ایسے کارڈ حاصل کریں کہ جوان لوگوں کو یا سٹیکر ایسے ہوں کہ ان کو پتہ ہو کہ یہ اسمبلی کا ممبر ہے اور ان لوگوں نے پہنچنا ہے۔ دوسری بات میں آپ کی وساطت سے سی ایم صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ ہر ایم پی اے کی گاڑی کیلئے کالے شیشوں کی دو دو گاڑیوں کے پرمٹ دیئے جائیں کیونکہ ہمارے ساتھ پولیس اگر ہوتی ہے تو پولیس آج کل جو ہے وہ ٹارگٹ پہ ہے اور آرمی کا کام یہ ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس گاڑی میں کوئی مواد ہے، اس گاڑی میں کوئی دہشتگر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سے Questioning ہوتی ہے، کالے شیشے کیوں لگائے ہوئے ہیں، کالے شیشے آپ نے کس کی اجازت لیکر لگائے ہوئے ہیں، کالے شیشوں کا پرمٹ دیں، ہم آپ کی رعایا ہیں کیونکہ آپ Custodian of the House ہیں یہاں پہ اور ہمیں بعض اوقات دو دو گھنٹے لائن میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ان تین چیزوں کا آپ نوٹس لینگے کیونکہ آپ ہمارے یہاں پہ، آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں اس ہاؤس کے، ایک تو یہ کہ کالے شیشوں کیلئے ایم پی ایز اپنے نام دیں، اپنے شناختی کارڈ نمبر دیں، اپنی گاڑیوں کے نمبر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آرمی کے ساتھ ہماری پولیس کے لوگوں کو کھڑا کیا جائے کیونکہ پولیس کے لوگ اس صوبے کے رہنے والے لوگ ہیں، ان کو پتہ ہے کہ یہ بندہ کون ہے، اس بندے کی شناخت کیا ہے اور پولیس والے ان کو یہ اتھارٹی دیں کہ وہ کالے شیشے چیک کریں، میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کرتی ہوں کیونکہ ہمیں بہت زیادہ پرابلمز ہیں اور پچھلے دو سالوں سے ہمیں جتنے پرابلمز اور سر! ایک لائن لگی ہوتی ہے، ایک لائن جب لگی ہوتی ہے، اگر خدا نخواستہ ایک گاڑی Hit ہو گئی، آپ کی دو ہزار گاڑیاں جل کر تباہ ہو جائیں گی اور اس میں بیٹھے ہوئے دو ہزار لوگ جو ہیں وہ جل کے تباہ ہو جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں خود Personally اس ایشو کو Take up کرونگا اور میں نے بھی، جو بھی اس کیلئے ہیں، جو جو 'کنسرنڈ' لوگ ہیں، میں ان کے ساتھ بات کرونگا۔ ملک قاسم صاحب، پلیز، جی ملک قاسم۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکريه جناب سپيکر۔ زه د معزز ايوان توجه سرا! ستاسو په وساطت سره يوي ضروری اهم خبري طرف ته رااړوم۔ لکه څنګه چي دوه مياشتي مخکښي مونږ د او جی ډی سی ايل باره کښي متفقه قرارداد راوړے وو، نن بيا او جی ډی سی ايل يوه منافع بخش اداره ده، دي کرک کښي Nashpa Oil Field هغلته ايل پی جی پلانټ لګوی چي دا يو عام نوعيت ډير قيمتی پلانټ دے او ډير د دي صوبي په معيشت باندي به ئے اثر وی، که چري اوس مرکزی حکومت لګيا دے، هغه Nashpa Plant يو ټهيکيدار ته ورکوی لګيا دے چي دا د دي معيشت بری طرح چي کوم دے قتل عام دے، د دي صوبي دلته چي کوم روزګار خلقو ته ملاويږی، هغه بالکل تباهی دے او زه دا ريکويسټ کوم سر جی، دا ټول پارليمانی ليډرز ته او دي هاؤس ته چي جی پخپله دا مسئله ته مرکزی حکومت سره Take up کړه او دلته نه يو داسي جوائنټ قرارداد مونږ چي کوم دے واستوؤ چي دا ټول پاکستان کښي مثال دے چي ايل پی جی چرته هم پرائيويټ ټهيکيدار ته نه ده ورکړي شوي، دا فرسټ چي کوم دے زمونږ کرک کښي دا چي کوم پلانټ لګی، دا يو ټهيکيدار ته اخری مراحل کښي دا منصوبه جوړه ده او که چري دا اوشوه، دا دي صوبي ته ډير زيات نقصان دے، بي روزګاری ته نقصان دے، معيشت ته نقصان دے او زه دا ريکويسټ کوم دي ټول هاؤس ته چي د دي خبري د سخت نوټس واخستے شی چي دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: دي باندي تاسو ملک صاحب! Proper بيا ټول پارليمانی ليډرز سره خبره اوکړئ او تاسو يو Consensus develop کړئ، بيا هغي نه پس تاسو يو ريزليوشن راوړئ جی۔

مشیر جیلخانہ جات: شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. The sitting is adjourned till 2:00 pm of Monday afternoon.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 13-04-2015 دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)